بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
بروز جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۰/۲۵ | ۱۴ ار رمضان ۱۳۹۱ھ - ۴ر نبوت ۱۳۵۰ ہش - ۴ر نومبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

6

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۳ر نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲ر نبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو بغرض علاج راولپنڈی گئے ہوئے تھے۔ گذشتہ دنوں واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپکی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب نسبتاً بہتر ہے مگر کچھ تکلیف ابھی باقی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کو سیکرٹری "حدیقۃ المبشرین" مقرر فرمایا ہے۔ اُن کی جگہ سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کے عہدہ پر بورڈ آف ڈائریکٹرز فضل عمر فاؤنڈیشن نے بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) اقبال احمد صاحب شمیم کا تقرر یکم نومبر ۱۹۷۱ء سے منظور فرمایا ہے۔

دفتر کے ساتھ خط و کتابت میں اس تبدیلی کو ملحوظ رکھا جائے۔

(انچارج دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن)

زکوٰۃ اور ماہِ رمضان المبارک

اگرچہ ادائیگی زکوٰۃ کے لئے کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے تاہم بعض دوست ثواب و برکت کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمامتر فیوض و برکات کے ساتھ گذر رہا ہے اسلئے اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت پیدا کرے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صلوٰۃ یہ ہے کہ انسان ادب و انکسار اور محویت کے ساتھ کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کا طالب ہو

اگر انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں ہے

"ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ میں اور دعا میں کیا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَاءُ۔ اَلصَّلٰوۃُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ یعنی نماز ہی دعا ہے۔ نماز عبادت کا مغز ہے۔ جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں۔ لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اُس کی رضا کو مدِّنظر رکھتا ہے اور ادب، انکسار، تواضع اور نہایت محویّت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اُس کی رضا کا طالب ہوتا ہے، تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔ اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے۔ یہی دعا اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو حاصل کرے۔ اس کے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے۔ یہ اس واسطے روا رکھا گیا ہے کہ دنیوی مشکلات بعض دفعہ دینی معاملات میں حارج ہو جاتی ہیں۔ خاص کر خامی اور کچ پنے کے زمانہ میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں۔ صلوٰۃ کا لفظ پُرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے۔ ویسی ہی گدازش دعا میں پیدا ہونی چاہیئے۔ جب ایسی حالت کو پہنچ جائے جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔"

ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں وساوس اور اِدھر اُدھر کے خیالات بہت پیدا ہوتے ہیں۔ فرمایا:۔

"اسکی اصل جڑ امن اور غفلت ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے عذاب سے غافل ہو کر امن میں ہو جاتا ہے تب وساوس پیدا ہوتے ہیں۔ دیکھو زلزلے کے وقت اور کشتی میں بیٹھ کر جب کشتی خوفناک مقام پر پہنچتی ہے۔ سب اللہ اللہ کرتے ہیں اور کسی کے دل میں وساوس پیدا نہیں ہوتے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۶۷، ۳۶۸)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

یہ وصولیوں کا مہینہ ہے

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدہ کرنے والے مخلصین نے فوری ادائیگی کے ماتحت چالیس فیصدی ادائیگی کر دی تھی۔ اب دوسری قسط جو کُل وعدہ کا بیس فیصد ہے ۳۰ر ماہ حال تک ضرور ادا ہو جانی چاہیئے۔

عہدہ داران نوٹ فرمالیں کہ یہ وصولیوں کا مہینہ ہے۔ جس کے لئے منظم کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ نبوت ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

جیسا کہ احبابِ جماعت کو ۳۱ اخاء (اکتوبر) کے الفضل سے معلوم ہو چکا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۹ اخاء کو مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر تحریک جدید کے دفتر اوّل کے اڑتیسویں، دفتر دوم کے اٹھائیسویں اور دفتر سوم کے ساتویں سال کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہے اور اس توقع کا اظہار فرمایا ہے کہ گزشتہ سال اس چندہ میں جو کمی رہ گئی ہے احبابِ جماعت اس سال کے دوران نہ صرف اسے پورا کر دیں گے بلکہ تحریک جدید کے چندہ کو سات لاکھ نوّے ہزار تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ حضور ایدہ اللہ کی طرف سے تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتے ہی اُسی روز نمازِ جمعہ کے بعد احبابِ جماعت نے بڑھ چڑھ کر اپنے وعدے لکھوانے شروع کر دیئے۔ چنانچہ اس روز نمازِ عصر تک احباب نے جماعتی اور انفرادی طور پر ۸۳ ہزار روپے کے وعدے اپنے امام ایدہ اللہ کے حضور پیش کرنے کی سعادت حاصل کر کے اپنے ایمان و اخلاص کا ثبوت بہم پہنچایا۔

یُوں تو ہر سال ہی احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی طرف سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہونے پر بڑے والہانہ انداز میں لبیک کہتے ہوئے اپنے آقا ایدہ اللہ کے حضور اپنے وعدے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں لیکن امسال جن مبارک ایام میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوا ہے وہ اس امر کا مقتضی ہے کہ احباب حضور کی آواز پر لبیک کہنے میں ایسے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا مظاہرہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے جن کا ان ایام میں غیر معمولی طور پر نزول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے فداکار و وفاشعار بندوں کے جذبۂ فدائیت اور ذوقِ قربانی کو دیکھ کر عش عش کر اٹھیں اور ملائے اعلیٰ میں ان کے جذبۂ جوش اور ذوق و شوق کے تذکروں سے شور پڑ جائے۔ یوں تو گزشتہ سینتیس سال سے سال بسال تحریکِ جدید کے سالِ نو کا اعلان ہوتا چلا آ رہا ہے لیکن اس کے اڑتیسویں سال کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کے آغاز کا اعلان رمضان کے نہایت درجہ بابرکت ایام میں ہوا ہے یعنی اُن ایام میں ہوا ہے جو غیر معمولی طور پر قبولیت کے ایام ہیں۔ ان ایام میں اللہ تعالیٰ عام دنوں سے کہیں بڑھ کر اپنے بندوں کی دُعائیں، اُن کے نیک اعمال اور قربانیاں قبول فرماتا ہے۔

تحریک جدید کے اس نئے سال کی اس نمایاں اور درخشندہ خصوصیت کے پیشِ نظر جماعتوں اور احباب کو چاہیئے کہ وہ رمضان کے بابرکت ایام پُورے ہونے سے قبل ہی اپنے اپنے وعدہ جات جن کا بہر حال پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر ہونا از بس ضروری ہے اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دیں تا کہ غیر معمولی طور پر قبولیت کے ان بابرکت ایام میں انکی یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کی جناب میں قبولیت کے شرف سے نوازی جائیں اور عند اللہ وہ اجرِ عظیم کے وارث قرار پائیں۔ اس حال میں جبکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجابت و قبولیت کا دروازہ کھلا ہوا ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لئے یہ اذنِ عام ہو کہ وہ آئیں اپنی اپنی دُعائیں، تمنائیں اور التجائیں نیز نیک اعمال اور قربانیاں لے کر آئیں اور بلا جھجک اس دروازہ میں داخل ہو کر فلاح و نجاح سے ہمکنار ہوں، جماعتوں اور احباب کا یہ فرض ہے کہ وہ دیوانہ وار دوڑتے ہوئے آئیں اور اپنے اپنے وعدہ جات اپنے امام ہمام کی خدمت میں پیش کر کے قبولیت کے کھلے ہوئے دروازے میں داخل ہونے کی سعادت سے بہرہ اندوز و فائز المرام ہوں۔

پھر یہ مبارک ایام ان کے لئے یہ موقع بھی فراہم کر رہے ہیں کہ وہ نہ صرف گزشتہ سال کی کمی کو پورا کر دکھائیں بلکہ نئے سال کے لئے حضور ایدہ اللہ کے مقرر کردہ ٹارگٹ بقدر سات لاکھ نوّے ہزار روپے کو بھی پورا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ خدا تعالیٰ غیر معمولی قبولیت کے ان ایام میں ان کی گزشتہ کوتاہی کو نہ صرف اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے گا بلکہ ان کی مسابقت کی نئی رُوح پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں اپنی رضاء سے نوازے گا یعنی رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ کا سب سے بڑا انعام اُنہیں عطا فرمائے گا۔ کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ احباب اور جماعتیں جو رمضان المبارک کے بابرکت ایام گزرنے سے پہلے پہلے اپنے وعدہ جات اپنے امام ہمام ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت سے بہرہ یاب ہو کر جنابِ الٰہی میں رضائے الٰہی کے مستحق ٹھہریں۔ تقویٰ شعاری اور سعادتِ تامہ کے حصول کا یہ ایک انمول موقع ہے جو رحمتِ خداوندی نے رمضان کے مبارک ایام میں اپنے خلیفۂ برحق سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرا کے فراہم کیا ہے۔ یہ اب احباب کا کام ہے کہ وہ اس انمول موقع سے فائدہ اُٹھا کر عند اللہ اجرِ عظیم کے مستحق ٹھہریں۔

پھر یہ امر بھی خاص طور پر قابلِ غور ہے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے سینتیس سال قبل تحریک جدید کی شکل میں جو بیج بویا تھا وہ اب ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اس درخت کے طیّب و شیریں اثمار سے ایک دُنیا کو فیضیاب کرنے کے لئے ہر سال پہلے سے بھی زیادہ دوڑ دھوپ، محنت و جانفشانی اور قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ خطبہ جمعہ میں ہمیں توجہ دلائی ہے اس عظیم الشان آسمانی تحریک کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس اہم فرض کی ادائیگی میں کوتاہی پچھلے کئے کرائے پر پانی پھیرنے کے مترادف ہوگی۔ جو بھی کوتاہی دکھائے گا، اُس کا وبال خود اُس پر ہی پڑے گا۔ اس آسمانی تحریک کیلئے تو ہمیشہ پھلنا پھُولنا اور بڑھنا ہی مقدر ہے۔ اگر ہم کوتاہی دکھائیں گے تو خدا تعالیٰ اور لوگوں کو آگے لے آئیگا جو اس درخت کی آبیاری کیلئے اپنا خُون پسینہ ایک کرنیوالے ہوں گے اور ہمیشہ قائم رہنے والے اجر کے مستحق ٹھہریں گے اور جو فرض کی ادائیگی میں کوتاہی دکھا رہیں گے بجز محرومی اور حرماں نصیبی کے اُن کے حصہ میں کچھ نہ آئیگا۔ ہمارا فرض ہے کہ جس درخت کے لگانے میں ہمارا پسینہ اور خون شامل ہے اسے سدا سرسبز اور بار آور رکھنے کی خاطر اپنے خون پسینے سے اسکی آبیاری کرتے چلے جائیں تا ہمیشہ قائم رہنے والا اجر ہمارے حصہ میں آئے اور ہمیشہ ہمیش کی سُرخروئی ہمارے نصیب میں لکھی جائے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے "ہمیں تو مفت میں یہ اجر مل رہا ہے"، ورنہ آسمانی تقدیر تو بہر حال پوری ہو کر رہے گی ؎

بمفت ایں اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ورنہ ۔ قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اللہ تعالیٰ کا محفوظ علاقہ

جس طرح ہر بادشاہ کا ایک محفوظ علاقہ ہوتا ہے جس میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا بھی محفوظ علاقہ ہے۔ وہ علاقہ کونسا ہے؟ حضرت نعمان بن بشیرؓ کی روایت کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:-

"حرام و حلال واضح ہے۔ ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو لوگ شبہات سے بچتے رہے انہوں نے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو محفوظ کر لیا اور جو شخص شبہات میں پڑ گیا بہت ممکن ہے کہ وہ حرام میں جا پھنسے یا کسی جُرم کا ارتکاب کر بیٹھے۔ ایسے شخص کی مثال بالکل اُس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ علاقہ کے قریب قریب اپنے جانور چراتا ہے۔ بالکل ممکن ہے کہ اس کے جانور اس علاقہ میں گھُس جائیں۔ دیکھو ہر بادشاہ کا ایک محفوظ علاقہ ہوتا ہے جس میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا محفوظ علاقہ اس کے محارم ہیں۔ اور سُنو! انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب تک وہ تندرست اور ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے۔ اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے، اور اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے۔"

(بحوالہ مسلم کتاب البیوع باب اخذ الحلال)

حسنِ ظن کے مطابق سلوک

جس رفتار سے بندہ خدا تعالیٰ کی طرف بڑھتا ہے اس سے بہت زیادہ رفتار سے خدا تعالیٰ اپنے بندہ کی طرف جاتا ہے۔ اگر کوئی دیر یا کمی ہوتی ہے تو بندہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ تو منتظر رہتا ہے کہ اُس کا بندہ اُس کی طرف آئے تو وہ اُسکی طرف دوڑ کر جائے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ:-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "مَیں اپنے بندے سے اسکے حسنِ ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔ جہاں بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہے"۔

خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا وہ شخص بھی خوش نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گمشدہ اونٹنی مل جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے مَیں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو مَیں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مَیں اُس کی طرف دَوڑ کر جاتا ہوں"۔

جب ہمارا خدا اِس قدر مہربان اور رحم کرنیوالا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم خود اپنے حال پر رحم کھاتے ہوئے سچّی اور حقیقی توبہ کریں تا وہ اپنے بندوں کو اسکی رضا کی راہوں پر گامزن دیکھ کر بے انتہا خوش ہو۔ پھر ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ اسکی طرف بڑھتے چلے جائیں تا وہ ہم سے بھی زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ہماری طرف آئے اور اس طرح محض اسکے فضل سے ہمیں لقاءِ الٰہی کی دَولتِ لازوال میسّر آ جائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک ـــ دعاؤں کا مہینہ

سلطان احمد پیر کوٹی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے دعاؤں کا مہینہ ہے۔"

(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء)

اس مہینہ میں جہاں اللہ تعالیٰ نے ایک طرف اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے وہاں دوسری طرف اس نے ایسے سامان پیدا کر دئے ہیں جو دعاؤں کی قبولیت میں ممد و معاون ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں جہاں اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک میں روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے وہاں ساتھ ہی فرمایا ہے:۔

واذا سألک عبادی عنی فانی قریب

کہ اے میرے رسول جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے سوال کریں تو کہدے میں ان کے بالکل قریب ہوں۔ مومن پر جب دکھ اور مصائب آتے ہیں تو وہ ان کو نہ صرف برداشت کرتا ہے بلکہ ان پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتا ہے اور اس کا شکر ادا کرتا ہے اور وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اس کا ایک غلام سمجھنے لگ جاتا ہے اور اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ وہ اس کا در چھوڑ کر اور کہیں نہیں جائے گا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے اس امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ جس میں وہ ڈالا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے دروازے اس پر کھل جاتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی اس آواز کو سن لیتا ہے کہ انی قریب اور جو شخص اس مقام پر پہنچ جاتا ہے وہ سمجھ لیتا ہے کہ اس نے خدا کو پا لیا اور جو اللہ تعالیٰ کو پالے اسے کسی چیز کی کیا ضرورت ہے اس مقام پر اگرچہ خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ میرا یہ بندہ چونکہ میرے پاس نہیں آسکتا۔ میں خود ہی اس کے پاس پہنچ جاتا ہوں

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان

میں اس کی ہر پکار کو سنتا ہوں اس کی ہر دعا قبول کرتا ہوں ادھر اس کی آواز نکلتی ہے ادھر میں اسے شرف قبولیت بخش دیتا ہوں لیکن اس مقام پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ

فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی

وہ یقین رکھیں کہ جو احکام میں نے ان پر نازل کئے ہیں وہ ان کی بہتری اور بھلائی کے لئے ہیں وہ میری توحید پر ایمان لائیں میری صفات کی معرفت حاصل کریں۔ میرے اخلاق کو اپنا کر میرے رنگ میں رنگین ہو جائیں اور اس شک میں نہ پڑیں کہ ابتلاؤں کی وجہ سے ہم تباہ ہو جاویں گے بلکہ اپنے رب پر یقین رکھیں کہ وہ انہیں ضائع نہیں کرے گا بلکہ ان ابتلاؤں کے نتیجہ میں انہیں اور بھی ترقی بخشے گا۔

اگر یہ کہنا درست نہیں کہ خدا تعالیٰ کا اس مہینہ سے زیادہ تعلق ہے بلکہ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اس نے اپنے بندوں پر احسان کر کے ایسے ذرائع مقرر فرمائے ہیں جن سے سوئے ہوئے لوگ بیدار ہو جائیں اور وہ سمجھیں کہ اگر سارا سال نہیں تو کم از کم اس ماہ سے روحانی فائدہ اٹھائیں۔ رمضان کا مہینہ روحانی لحاظ سے موسم بہار ہے

پھر ان دنوں میں دعا کی قبولیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان ایام میں بڑے اور چھوٹے جوان اور بوڑھے عورت اور مرد سارے ہی رات کو اٹھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں اسلئے ان دنوں کی دعائیں ایسی ہوتی ہیں جیسے الہامی دعائیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سواد اعظم کی آواز کو اپنی آواز قرار دیا ہے اسی طرح جب وہ اکٹھے ہو کر دعائیں مانگتے ہیں تو ان کی دعائیں الہامی رنگ اختیار کر لیتی ہیں اور وہ اور دعاؤں کی نسبت زیادہ قبول ہوتی ہیں اور دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو کامیابی کی طرف لے جاتی ہے اور کمزور اور ظاہری اسباب سے محروم لوگوں کا وسیلہ ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب النار وصفدت الشیاطین

(بخاری)

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور نیک اعمال بجا لانے والوں پر انعامات الٰہیہ کی بارش ہوتی ہے۔ جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیاطین یعنی روحانیت اور نیکی کے دشمنوں کو پابہ زنجیر کر دیا جاتا ہے گویا روحانیت کا ایک ماحول پیدا کر دیا جاتا ہے جو نیک اعمال بجا لانے اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کے لئے مناسب و سازگار ہوتا ہے

پھر فرماتے ہیں:۔

ان فی رمضان ینادی منادٍ بعد ثلث اللیل الاول او ثلث اللیل الآخر الا سائل یسأل فیعطی الا مستغفر یستغفر فیغفر له الا تائب یتوب فیتوب اللہ علیہ۔

کہ رمضان کی ہر رات کے آخر میں ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ کیا کوئی سوالی ہے کہ اسے دیا جائے کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اس کے گناہ معاف کر دئے جائیں اور کیا کوئی توبہ قبول کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے

من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه

جو شخص ایمان اور ثواب کی خاطر رمضان کے روزے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔

گو سارا رمضان المبارک ہی دعاؤں کا مہینہ ہے۔ مگر اس کے آخری عشرہ کو دعا کے لحاظ سے ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اس میں ایک رات ایسی آتی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے خیر من الف شھر وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر اس میں ہر قسم کے فرشتے اور کامل روح اپنے رب کے تمام دینی و دنیوی امور لے کر اترتے ہیں اور ان فرشتوں کے اترنے کے بعد سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے اور یہ کیفیت صبح کے طلوع ہونے تک قائم رہتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

فیہا لیلۃ خیر من الف شھر من حرم خیرھا فقد حرم

رمضان کے آخری عشرہ میں ایک رات ایسی آتی ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی خیر و برکت سے محروم رہا وہ بد قسمت ہے۔

اس عشرہ مبارک کی برکت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اسلام نے اعتکاف کی عبادت رکھی ہے معتکف ان دنوں میں اپنے ہر قسم کے دنیوی کاموں دلچسپیوں اور لذتوں سے منہ موڑ کر صرف خدا ہی کا ہو کر رہ جاتا ہے اور اس کے در پر دھونی رمائے بیٹھا رہتا ہے وہ حتی الوسع اپنے اوقات کو عبادت اور ذکر الٰہی تلاوت قرآن کریم اور دعاؤں میں گذارتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے جب رمضان المبارک آتا تو آپ کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے۔

تغیر لونه وکثرت صلاته وابتهل فی الدعاء واشفق منه

آپ کا رنگ تبدیل ہو جاتا آپ نمازیں زیادہ ادا کرتے دعا خشوع و خضوع سے کرتے اور خدا تعالیٰ کا خوف آپ کے دل میں زیادہ ہوتا۔

اطلق کل اسیر واعطی کل سائل

آپ رمضان المبارک کے آنے پر ہر قیدی کو رہا کر دیتے اور کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو

کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان

آپ اس عشرہ مبارک میں مسجد میں اعتکاف بیٹھتے اور دن رات کے چوبیس گھنٹے عبادت ذکر الٰہی قرآن خوانی میں صرف کرتے اور آپ کی کوشش ہوتی کہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے۔

شد مئزرہ

جب رمضان المبارک آتا تو آپ دعا کے لئے اپنی کمر ہمت کس لیتے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں ہمیں بھی اس مبارک مہینہ کی برکات سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور حتی الوسع اسے دعاؤں میں گزارنا چاہیئے تا ہم بھی اللہ تعالےٰ کے وعدہ کے نتیجہ میں قبولیت دعا کے شرف سے نوازے جائیں

دعا کے سلسلہ میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ دعا وہی بارگاہ الٰہی میں قابل قبول ہوتی ہے جو پوری شرائط کے ساتھ کی جاتی ہے محض منہ سے چند الفاظ کہہ دینا زیادہ مفید نہیں ہوتے کیونکہ اللہ تعالےٰ کی نظر منہ کے کلمات پر نہیں بلکہ دلوں کی ان کیفیات پر ہوتی ہے جن کے نتیجہ میں دعا کے کلمات منہ سے نکلتے ہیں۔ دعا کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان صبر و استقلال سے کام لے دعا کرنے سے اکتا نہ جائے وہ کبھی خدا تعالےٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ یقین اور امید رکھے کہ ضرور اللہ تعالےٰ اسکی دعا سنے گا اور اسکی دستگیری فرمائے گا وہ خدا تعالےٰ کی قدرتوں پر پورا یقین رکھے اور اپنے آپ کو عبودیت کے مقام سے ہٹنے نہیں دیتے قبولیت دعا کے لئے بعض اور باتوں کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے مثلاً اپنی ذات کے لئے دعا کرنے سے قبل وہ دعائیں کی جائیں جن کی قبولیت میں شک نہیں۔ مثلاً اسلام کے غلبہ کے لئے دعا ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ اسلام کو غالب کرنے کا عہد کر چکا ہے۔ اس لئے غلبۂ اسلام کی دعا ایسی دعا ہے جو رد نہیں ہو سکتی۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے کہ ایسا کرنے کا خدا تعالےٰ نے حکم فرمایا ہے۔ وہ فرماتا ہے

یا ایھا الذین آمنوا صلوا
علیہ وسلموا تسلیما

اے مومنو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجو۔

اس کے علاوہ قرآنی اور مسنون دعائیں ہیں یہ دعائیں بھی الہامی ہیں۔ خدا تعالےٰ نے خود سکھائی ہیں اور جو دعا خدا خود سکھائے وہ یقیناً قبول ہوتی ہے پھر دوسروں کے لئے دعائیں ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

اَللّٰہُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ
مَا کَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ
اَخِیْہِ

اللہ اس شخص کی مدد پر تیار رہتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کے لئے تیار ہو۔

اسی زمانہ میں وہ دعائیں ضرور خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا شرف پاتی ہیں جو خلیفۂ وقت وقتی حالات کی اہمیت کے پیش نظر کرنے کی تحریک فرماتے ہیں کیونکہ یہ دعائیں بھی الہامی رنگ رکھتی ہیں اس لئے اپنی ذات کے لئے دعائیں کرنے سے قبل اگر وہ دعائیں اور اذکار کر لئے جائیں جن کے متعلق خلیفۂ وقت نے ارشاد فرمایا ہے تو اس کے بعد میں کی جانے والی ادعیہ قبولیت کے شرف سے نوازی جاتی ہیں۔

ان دنوں حالات کے پیش نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تین دعاؤں کے متعلق خاص طور پر تحریک فرمائی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ پہلے نمبر پر پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لئے دعائیں کی جائیں۔ ہمارے ملک کو اس وقت ملک دشمن عناصر کے ناکام منصوبوں کے باقی ماندہ اثرات کے طور پر بعض مشکلات اور اقتصادی پریشانیوں کا سامنا ہے ہمسایہ ملک اس کو مٹانے کے درپے ہے اس کی فوجیں ہماری سرحدات پر جنگ کے لئے آمادہ و تیار بیٹھی ہیں ان مبارک دنوں میں احباب جماعت کو خاص طور پر یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمارے ملک کی مشکلات کو دور فرمائے اور اسے ترقی کی شاہراہ پر گامزن رکھے حضور نے حال ہی میں پاکستان کی سالمیت و استحکام کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"یہ جنگ اگرچہ بظاہر اسلام کو مٹانے کے لئے تو نہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ یہ جنگ مسلمان کو مٹانے کے لئے ہے اور اگر خدانخواستہ ساری دنیا کے مسلمان مٹ جائیں تو اس سے اسلام پر بہرحال ضرب آتی ہے پس گو یہ جنگ عقیدہ بدلنے کے لئے نہیں ہے لیکن اسلام دشمنی کے نتیجہ میں مسلمان سے جو بغض اور حسد ان کے دل میں ہے اس کے نتیجہ میں یہ سارے غصے ہیں ورنہ بھارت ہمسایہ ملک تھا۔ ہمسایوں کی طرح اسے رہنا چاہیئے تھا۔ پس اس وقت آپ نے اپنے مال سے بھی، وقت سے بھی اور اپنی ہر قسم کی مادی قربانیوں سے بھی اور اپنی دعاؤں سے بھی اپنے ملک اور اپنے بھائیوں کی خدمت کرنی ہے۔

دوست بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے پاکستان کو ہر قسم کے نقصان اور ہر قسم کی بے عزتی سے محفوظ رکھے اور پاکستان کو ہر قسم کی کامیابی عطا کرے اور پاکستان کے دشمنوں کے مقدر میں ساری ناکامیاں ہوں عارضی طور پر اور ہمیشہ کے لئے بھی۔ بعض دفعہ عارضی طور پر کچھ نقصان اٹھانا پڑتا ہے خدا تعالےٰ پاکستان کو اس عارضی نقصان سے بھی محفوظ رکھے خدا کرے۔ عارضی نقصان بھی ہمارے دشمن کے حصہ میں آئے اور پھر آخری فتح بھی پاکستان کو ملے اور آخری شکست بھی پاکستان کے دشمن کو نصیب ہو۔"

(الفضل ۲۳ اخاء ۱۳۵۰ ہش)

پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لئے دعا دراصل اسلام کے غلبہ کے لئے دعا ہے کیونکہ اس وقت غلبۂ اسلام کے لئے جو کوشش کی جا رہی ہے۔ پاکستان اس کا مرکز ہے پاکستان محفوظ رہے گا اور ترقی کرے گا تو ہماری غلبۂ اسلام کے لئے کوششوں میں بھی وسعت پیدا ہو گی

دوسری دعا جس کی تحریک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے فرمائی ہے وہ جماعت احمدیہ کی حفاظت کے لئے دعا ہے دنیا کے کسی حصہ میں یا کسی رنگ میں بھی جو اسکی مخالفت ہو رہی ہے۔ اور ہماری غلبۂ اسلام کی جدوجہد میں جو رکاوٹیں پیدا کی جا رہی ہیں اللہ تعالےٰ ان کے بد اثرات سے ہمیں محفوظ رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے ہمیں نوازتا رہے۔

تیسری دعا جس کی حضور انور نے تحریک فرمائی ہے وہ حضور کی صحت کے لئے دعا ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ بیماری کے ان اثرات کو بھی جلد دور فرما دے جو باقی رہ گئے ہیں اللہ تعالےٰ حضور کو کامل صحت عطا فرمائے تا آپ کی مبارک قیادت میں غلبۂ اسلام کی مہم میں اور تیزی پیدا ہو اور خدا کرے کہ وہ دن جلد آئے جب اسلام دنیا کے دیگر سب مذاہب پر غالب آ جائے۔

خدا کرے کہ اللہ تعالےٰ جماعت کے دوستوں کو اس ماہ میں سوز و درد اور پوری شرائط کے ساتھ دعائیں کرنے کی توفیق بخشے کہ دعا کی توفیق بھی خدا کے فضل سے ہی ملتی ہے۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز

درخواست دعا

میرے خاوند محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل متواتر آٹھ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور میری بیٹی امینہ لندن میں بیمار ہے۔ دونوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمودہ خلیل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر

سالنامہ
الفضل
ربوہ

کا خاص نمبر شائع ہو گا حسب معمول اس دفعہ بھی

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہو گا جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہو گا جماعت کے تمام اہل علم اہل قلم احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین بہت جلد ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔

المشتہرین

کو بھی چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوا دیں تاخیر سے موصول ہونے والے اشتہارات ممکن ہے کہ جگہ حاصل نہ کر سکیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

حصہ آمد / چندہ عام کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی بھی ضروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان امداد درویشان فنڈ

ماہ ستمبر میں جن احباب نے امداد درویشان کے لئے جو عطیہ جات دیئے ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں اس کی بہترین جزا بخشے۔

(ناظر خدمت درویشان)

۱-	مکرم مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی	۴۰ — ۳۰ روپے
۲-	" عبدالغفار خان صاحب سرگودھا (عبداللطیف صاحب پراچہ ۵۰+ محمد رشید صاحب ۵)	۰۰ — ۵۵ روپے
۳-	" محمد علی صاحب زبیدی راجہ جنگ ضلع لاہور	۰۰ — ۲ روپے
۴-	" حضرت مولوی محمد الدین صاحب۔ صدر صدر انجمن احمدیہ	۰۰ — ۵ روپے
۵-	" میاں عطاء اللہ صاحب چک ۶۳ ضلع ملتان	۰۰ — ۱ روپے
۶-	" مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی	۰۰ — ۱۳ روپے
۷-	" مرزا محمد اشرف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دنیا پور بجانب شیخ محمد اسلم صاحب	۰۰ — ۱۰ روپے
۸	" شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ	۵۰ — ۱ روپے
۹	" محمد اکرم صاحب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ	۰۰ — ۴ روپے
۱۰	" " " (محمد بخش صاحب سونگی)	۰۰ — ۱ روپے
۱۱	" " "	۰۰ — ۱۸ روپے
۱۲	محترمہ بیگم مبارک احمد صاحب ارشاد کراچی نمبر ۳۸	۰۰ — ۱۰ روپے
۱۳	مکرم چوہدری حمید احمد صاحب خالد ربوہ	۰۰ — ۵ روپے
۱۴	" منیر احمد صاحب کراچی بذریعہ فرخندہ اختر صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ	۰۰ — ۳۰ روپے
۱۵	" محمد اقبال حسین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر دارالعلوم غربی ربوہ	۰۰ — ۵ روپے
۱۶	" سلیم احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پشاور	۰۰ — ۲ روپے
۱۷	" مرزا مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال بہاولپور	۰۰ — ۱۰ روپے
۱۸	" محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بشیر آباد سٹیٹ	۰۰ — ۵ روپے
۱۹	" مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی	۰۰ — ۱۵ روپے
۲۰	" چوہدری محمد حسین صاحب آف کینیڈا	۰۰ — ۸۳ روپے
۲۱	" میاں محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ	۰۰ — ۲۵ روپے
۲۲	دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۰۰ — ۱۵ روپے
۲۳	" محمد الطاف حسین صاحب خیبر لاج (مری)	۰۰ — ۱۰ روپے
۲۴	" محمد عمر صاحب قمر تحصیلدار قلات	۰۰ — ۵ روپے
۲۵	" محمد صادق صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لطیف نگر فارم سندھ	۰۰ — ۱۷ روپے
۲۶	" عبدالرحمن صاحب عزیز بجانب میاں احمد یار صاحب کریانہ مرچنٹ پاکپتن	۰۰ — ۱۰ روپے
۲۷	" محمد عاشق صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال	۰۰ — ۳ روپے
۲۸	" وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ	۰۰ — ۵۰ روپے

بزمِ معاشیات کے نئے عہدیدار

ربوہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو بوقت ساڑھے بارہ بجے کیمسٹری تھیٹر میں بزم معاشیات تعلیم الاسلام کالج کے نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ جس میں ذیل کے طلباء سال رواں کے لئے عہدیدار منتخب ہوئے

منیر احمد چوہدری	صدر
عبدالجلیل ظفر	سیکرٹری
سلیم خان	جوائنٹ سیکرٹری
وسیم احمد شاہ	اسسٹنٹ سیکرٹری

چوہدری ارشد علی نمائندہ سال چہارم — طاہر احمد خان نمائندہ سال دوم
کفایت حسین شاہ " " سوم — عمر فاروق " " اول

(سیکرٹری بزم معاشیات)

نمائندہ الفضل سے تعاون کرنے والے احباب

الفضل کی اشاعت بڑھانا ہر مخلص احمدی کا جماعتی فرض ہے۔ ہمیں اس امر کی خوشی ہے کہ ہمارے نمائندہ مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی گزشتہ دنوں توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں جہاں جہاں بھی تشریف لے گئے مقامی احباب نے ان سے پورا پورا تعاون فرمایا (الفضل کی بعض دیگر اشاعتوں میں ہم نے ایسے احباب کے (جنہوں نے نمائندہ الفضل کے ساتھ مل کر احباب کو الفضل کے خریدنے کی تحریک فرمائی) اسمائے گرامی بطور شکریہ شائع کئے ہیں۔ آج کی اشاعت میں ہم بعض اور احباب کے نام بھی دے رہے ہیں ان دوستوں نے بھی الفضل کی اشاعت بڑھانے میں سعی فرمائی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۱ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ سکھر سندھ
۲- " راجہ فخر الدین صاحب "
۳- " عزیز خالد رشید خواجہ صاحب نہر مل کالونی سکھر "
۴- " چوہدری اقبال احمد صاحب پیر کوٹ کرونڈی خیرپور۔ "
۵- " سیٹھ منظور احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کرونڈی "
۶- " چوہدری محمد اسلم صاحب باندھی ضلع نواب شاہ "
۷- " شریف احمد صاحب دھیرڈوی باندھی ضلع نواب شاہ "
۸- " رئیس محمد عبداللہ صاحب باندھی ضلع نواب شاہ "
۹- " مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ باندھی "
۱۰- " مولوی نصر اللہ صاحب ناصر مربی سلسلہ نواب شاہ سندھ
۱۱- " چوہدری شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ گوٹھ احمد پور
۱۲- " " علی احمد صاحب کمشن ایجنٹ شہداد پور ضلع سانگھڑ سندھ
۱۳- " محمود احمد صاحب میرپور خاص
۱۴- " مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ کنری "
۱۵- " محمد اکبر صاحب اقبال امیر جماعت احمدیہ کنری "
۱۶- " منور احمد صاحب طاہر کنری "
۱۷- " ماسٹر فضل کریم صاحب منیجر فضل عمر مڈل سکول کنری "
۱۸- " ماسٹر غلام رسول صاحب نبی سر روڈ۔ "
۱۹- " چوہدری محمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ نبی سر روڈ "
۲۰- " " محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کریم نگر "
۲۱- محمد اکبر صاحب فارم کریم نگر فارم
۲۲- " بابو محمد صادق صاحب لطیف نگر فارم ضلع تھرپارکر "
۲۳- " چوہدری فضل احمد صاحب منیجر لطیف نگر فارم "
۲۴- " چوہدری محمد حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ محمد آباد سٹیٹ "
۲۵- " " صلاح الدین صاحب بی ایس سی۔ محمد آباد سٹیٹ "
۲۶- " " منور احمد صاحب خالد قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر "
۲۷- " مولوی رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ خانیوال۔

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان دوستوں کو امور خیر میں مزید تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین اللھم آمین۔ (منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ربوہ کا مشہور عالم
نورکاجل نسخہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
مردوں عورتوں سب کیلئے یکساں مفید قیمت فی شیشی سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸

خالص شہد جنگل کے پھولوں کا
خالص اور صاف ستھرا
شہد
ہمارے ہاں سے خرید فرماویں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون نمبر ۵۳۸

ہمدرد نسواں (حبوب) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس چھ صد گولی ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا الہام انسانی قلب پر نازل ہوتا ہے
اور
اس کی کشفی نگاہ میں زیادہ جلا اور نور پیدا ہو جاتا ہے

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"روزوں کا روحانی رنگ میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا الہام انسانی قلب پر نازل ہوتا ہے اور اس کی کشفی نگاہ میں زیادہ جلا اور نور پیدا ہو جاتا ہے۔ درحقیقت اگر غور سے کام لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی عادت تو نہیں مگر اس میں عادت سے ایک مشابہت ضرور پائی جاتی ہے۔ انسان کی طرح اس کی آنکھیں تو نہیں مگر وہ بصیر ضرور ہے اس کے کان نہیں مگر وہ سمیع ضرور ہے اسی طرح گو اس میں کوئی عادت نہیں پائی جاتی مگر اس میں یہ بات ضرور پائی جاتی ہے کہ جب وہ ایک کام کرتا ہے تو اسے دہراتا ہے انسان میں بھی یہ [illegible] پائی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کو ہاتھ یا پیر ہلانے کی عادت ہوتی ہے۔ اور وہ انہیں بار بار ہلاتے ہیں اور عادت کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ کوئی بات بار بار کی جائے اور یہ بات اللہ تعالیٰ میں بھی ہے کہ جب وہ ایک خاص موقعہ پر اپنا فضل نازل کرتا ہے تو اس موقعہ پر بار بار فضل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے ماتحت چونکہ رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم نازل ہوا تھا۔ اس لئے اگر اس رسول ؐ کی اتباع کی جائے جس پر قرآن کریم نازل ہوا تھا تو اللہ تعالیٰ کی عادت سے مشابہت رکھنے والی صفت کے ماتحت ان لوگوں کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی وجہ سے دنیا سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں اور دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس سے تعلقات نہیں رکھتے۔ کھانے پینے اور سونے میں کمی کرتے ہیں۔ بے ہودہ گوئی وغیرہ سے پرہیز کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے الہام سے نوازتا اور ان پر رؤیائے صادقہ اور کشوف صحیحہ کا دروازہ کھول دیتا ہے اور اسرار غیبیہ سے مطلع کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ایک الہام ہے کہ

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

اس میں بھی وہی عادت والی بات بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایک دفعہ بہار میں اپنی رحمت کی شان دکھائی تھی اس لئے جب پھر موسم بہار آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کہتی ہے کہ اب کے میرے بندے کیا کہیں گے اس لئے ہم پھر اپنی شان دکھاتے ہیں۔ اور اگر بندے اس سے فائدہ اٹھائیں تو اگلی بہار میں پھر وہی انعام نازل ہوتا ہے غرض کلام الٰہی کو اگر درخت تصور کر لیا جائے تو جو صفتِ الٰہی عادت کے مشابہ ہے وہ ہر رمضان میں اسے جھنجھوڑتی ہے اور اس سے مومنوں کو تازہ بتازہ پھل حاصل ہوتے ہیں۔

پھر روزوں سے اس رنگ میں بھی روحانیت ترقی کرتی ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے کھانا پینا ترک کرتا ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے اس کی راہ میں مرنے کو تیار ہے اور جب وہ اپنی بیوی سے مخصوص تعلقات قطع کرتا ہے تو اس بات پر آمادگی کا اظہار کرتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے اپنی نسل کو بھی قربان کر دینے کے لئے تیار ہے اور جب وہ روزوں میں ان دونوں اقسام کے نمونے پیش کر دیتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی لقاء کا مستحق ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہونے اور روحانیت کے مضبوط ہو جانے کی وجہ سے وہ شخص ہمیشہ کے لئے گمراہی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔" (تفسیر سورہ بقرہ ص ۳۷۹)

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے داماد عزیزم ملک حبیب اللہ خان صاحب ابن مکرم ملک نصر اللہ خان صاحب نیلہ گنبد لاہور جو ڈھاکہ میں بحیثیت لائن سپرنٹنڈنٹ الیکٹریسٹی واپڈا متعین تھے بعمر ۳۰ برس اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے دوران شہید ہو گئے۔ ابھی گزشتہ دسمبر میں ان کی شادی ہوئی تھی بڑے نیک جرأت مند اور دلیر نوجوان تھے۔

جنازہ ۲ر نومبر کو ربوہ لایا گیا ساڑھے نو بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کے جملہ لواحقین سے اظہار تعزیت فرمایا۔ اس کے بعد حضور کی منظوری سے شہدا کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عنایت کرے اور مرحوم کے والدین نیز میری بیٹی اور دیگر جملہ لواحقین کو جن کے لئے ان کی جوانا مرگ بہت بڑا صدمہ ہے اپنے فضل سے صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(خاکسار عبدالستار خادم اکاؤنٹنٹ جی آر سی ایبٹ آباد)

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دیکھنے میں آیا ہے بعض احباب اپنے بچوں کو خود اور بعض بچے از خود بے سروسامانی کی حالت میں حصول تعلیم کے لئے مرکز میں آ جاتے ہیں حالانکہ جب تک مرکز انہیں ربوہ آنے کی اجازت نہ دے وہ نہ آئیں۔ اور اس دوران خط و کتابت کیا کریں۔

ایسے آنے والے طالب علموں کی کسی رنگ میں بھی مرکز ذمہ داری نہیں لے سکتا۔

(ناظر تعلیم)

انصار اللہ اپنا فرض ادا فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت کے موقع پر غلبہ اسلام کے شاندار مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے وقف جدید کی تربیت کے پروگرام پر عمل کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"اس میں حصہ لینا اسلام کے غلبہ کے
ایام کو قریب تر کرنا ہے"

مجالس انصار اللہ اپنے حلقہ جات میں کماحقہ جائزہ لیں اور چندہ جات وقف جدید میں ہرگز نہ کمی اور کوتاہی کو دور کرنے اور معیاری وعدہ جات کے حصول اور ان کی بروقت ادائیگی کا اہتمام فرما دیں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری منور احمد صاحب امرتسری "یونیک" سائیکل مارٹ بیرون حرم گیٹ ملتان کی والدہ محترمہ بوجہ پیرانہ سالی کافی کمزور ہو چکی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کی والدہ محترمہ کو صحت و توانائی عطا فرمائے آمین اللھم آمین۔

(خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴